102600 - مطلق دعا میں یہ شرط نہیں کہ وہ سنت میں وارد ہو

سوال

میں نے ايك جاہل شخص كو دعا كرتے ہوئے سنا وہ كہہ رہا تھا:
اے ميرے پروردگار مجھے كسى كے سپرد نہ كرنا، اور مجھے كسى اور كا ضرورتمند مت بنانا، اور ہر ايك سے مجھے غنى و بےپرواہ كر دے، اے اللہ تيرا ہى سہارا ہے، اور تجھ پر ہى اعتماد ہے، وہى ايك و يكتا اور بےنياز ہے، نہ تو اس كا كوئى شريك ہے اور نہ ہى كوئى اولاد، اے اللہ مجھے گمراہى سے ہدايت كى جانب واپس لے جا، اور مجھے ہر غلطى و برائى سے محفوظ ركھ اس دعا كے متعلق آپ كى رائے كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہمارے سائل بھائى: آپ كو دعا كى دونوں قسموں ميں ضرور فرق كرنا چاہيے:

پہلى قسم:

مقيد دعا: يعنى وہ دعا جو كسى وقت يا جگہ يا عبادت كے ساتھ مربوط ہو، يا پھر جس كو شريعت نے تعداد يا فضيلت كے ساتھ مقيد كيا ہو، يا اور كوئى قيد لگائى ہو مثلا وہ دعائيں جو نماز كى ابتدا ميں پڑھى جاتى ہيں، اور اسى طرح صبح و شام كے وقت كى دعائيں اور سوتے وقت كى دعائيں، اور كھانے كى دعائيں.

دعا كى اس قسم ميں تو ہميں اس كا اہتمام كرنا ہو گى جسے شريعت نے مقيد كيا ہے، اس ميں كسى بھى قسم كى كمى يا زيادتى نہيں كى جا سكتى، اور كوئى اور دعا كى ايجاد نہيں كى جا سكتى كہ وہ سنت ميں ثابت شدہ كے قائم مقام بن سكے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے براء بن عازب رضى اللہ تعالى عنہ كو يہى تعليم دى تھى اس كا بيان درج ذيل روايت ميں ہے:

" براء بن عازب رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب تم سونے كے ليے اپنے بستر پر جاؤ تو نماز كے وضوء كى طرح وضوء كر كے اپنے دائيں پہلو پر ليٹ جاؤ پھر

یہ دعا پڑھو:

" اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ "

اے اللہ میں اپنے آپ کو تیرے مطیع کر دیا، اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا، اور اپنا چہرہ تیری طرف پھیر لیا تیری رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے نہ تجھ سے پناہ کی جگہ ہے اور نہ کوئی بھاگ کر مگر تیری طرف، میں تیری کتاب پر ایمان لایا اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا "

اگر تمہیں اس رات موت آ جائے تو تم فطرت پر ہو، اور یہ کلمات تمہارے آخری کلمات ہوں اس کے بعد کسی سے بات مت کرو، براء بن عازب بیان کرتے ہیں تو میں نے یہ دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرائی اور جب اللھم آمنت بکتابك الذی انزلت پر پہنچا تو میں نے اس کے بعد رسولك کہہ دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کہو و نبیك الذی ارسلت "

صحیح بخاری حدیث نمبر (247) صحیح مسلم حدیث نمبر (2710).

علامہ معلمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جو شخص کتاب اللہ یا سنت رسول میں ثابت شدہ دعاؤں کو چھوڑ کر دوسریں دعائیں تلاش کرتا پھرے اور ان کی پابندی کرے وہ بہت ہی زیادہ خسارہ میں ہے، کیا یہ ظلم و عدوان اور دشمنی نہیں ؟! " انتہی

دیکھیں: العبادۃ (524).

دعا کی دوسری قسم:

مطلق دعا وہ یہ کہ عام اور خاص ضروریات اللہ تعالی سے طلب کی جائیں، اور بندہ جو چاہتا ہو اور جو اسے ضرورت ہو اس کو طلب کرنے کے لیے اللہ کی طرف متوجہ ہونا، مثلا سجدہ میں دعا کرنا اور رات کے آخری حصہ میں، اور یوم عرفہ کے دن میدان عرفات میں حاجی کا دعا کرنا.

اس طرح کی دعاؤں میں سنت سے ثابت ہونا شرط نہیں بلکہ یہی کافی ہے کہ دعا کے کلمات شرعی اور صحیح ہوں، ان میں زیادتی و تجاوز نہ ہو، اور نہ ہی اس میں قطع تعلقی اور گناہ کی دعا کی جائے.

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتوی جات میں درج ہے:

" دعا کا باب بہت وسیع ہے، لہذا بندے کو جو ضرورت ہو وہ اپنے رب سے مانگ سکتا ہے جس میں گناہ نہ ہو.

رہا مسئلہ مسنون دعاؤں اور اذکار کا تو اس کے الفاظ اور صیغہ و عدد توقیفی ہیں، اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس کا خیال رکھے، اور اس کی ہی پابندی کرے، نہ تو تعداد میں اضافہ کرے اور نہ ہی صیغہ و کلمات میں، اور نہ ہی اس میں کوئی کمی و تبدیلی کرے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (24 / 203 - 204).

اور فتاوی میں درج ذیل فتوی بھی ہے:

" کتاب و سنت میں وارد شدہ دعاؤں کا التزام اور خیال کرنا اور انہیں حفظ اور نشر کرنا چاہیے، لیکن دوسری دعائیں جو لوگ اپنی جانب سے بناتے ہیں وہ اس طرح نہیں؛ کیونکہ ان کی زیادہ سے زیادہ حالت مباح ہے، اور بعض اوقات وہ دعائیں غلط اور غیر صحیح عبارات پر مشتمل ہو سکتی ہیں " انتہی مختصرا

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (24 / 275).

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ سوال میں جس دعا کا ذکر کیا گیا ہے وہ مطلق دعا ہے، اور اس دعا کے کلمات اور جملے دیکھ کر بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں، اور ہمیں تو اس میں کوئی شرعی مخالفت نظر نہیں آتی، بلکہ اس کے کلمات سلیم و صحیح ہیں، اس لیے آپ کو اس دعا سے نہیں روکنا چاہیے تھا، اور نہ ہی اس دعا کرنے والے شخص کو جاہل کہنا چاہیے تھا.

مزید آپ سوال نمبر (21561) اور (75058) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .